22457 ـ اذكار و دعاؤں ميں معين عدد كى تحديد

سوال

اگر شريعت ميں تحديد نہ كى گئى ہو تو كيا اذكار اور دعاؤں كى تحديد كرنا جائز ہے، مثلا يا لطيف (29) بار اور يا قھار (306) اور حسبنا اللہ و نعم الوكيل (450) بار الخ كہنا يا كہ ايسا كرنا صحيح نہيں، كيونكہ كتاب و سنت ميں مجھے تو اس كے استعمال كے جواز كى كوئى دليل نہيں ملى ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ:

يہ كلمات اور اذكار اس محدود عدد ميں ذكر كرنے كى كوئى اساس اور دليل نہيں اور نہ ہى صحيح ہيں، غالبا يہ بعض بدعتى قسم كے لوگوں كى بلكہ صوفيوں كى جانب سے تحديد كى گئى ہے وہ اپنى جانب سے اذكار اور ورد كى تحديد كرتے ہوئے كہتے ہيں:

اگر كوئى يہ كلمات اتنى بار پڑھے تو اسے اتنا اجروثواب حاصل ہو گا اور اس كا فلان كام ہو جائيگا، اور اس كى حفاظت ہو گى، اور جو فلاں ورد كريگا اسے اتنے لاكھ نيكياں مليں گى.

يہ معلوم ہونا چاہيے كہ يہ ان امور ميں شامل ہے جن كا وحى كے بغير جاننا ممكن نہيں، اس ميں قاعدہ اور اصول يہ ہے كہ اذكار اور دعائيں دو قسموں پر مشتمل ہيں:

پہلى قسم:

وہ اذكار جو كتاب و سنت ميں وارد ہيں اور كسى وقت يا جگہ يا حالت كے ساتھ مقيد ہيں، تو يہ قسم اسى طرح ادا كى جائيگى جس طرح وہ وارد ہے اور جس جگہ اور جس وقت اور حالت يا الفاظ ميں بيان ہوا ہے وہيں اور اسى طرح ادا كى جائيگى يا كسى ہيئت ميں آئى ہے وہ بغير كسى كمى و زيادتى كے اسى طرح دعا پڑھى جائيگى.

دوسرى قسم:

ہر وہ دعا اور ذكر جو مطلق ہے اور اسے كسى وقت يا جگہ كے ساتھ مقيد نہيں كيا گيا: اس كى دو حالتيں ہيں:

پہلی حالت:

وہ دعا اور ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور وارد ہو تو وہی الفاظ ادا کیے جائینگے اور اس کے لیے کوئی وقت یا جگہ یا عدد کی تحدید نہیں کی جائیگی.

دوسری حالت:

وہ ذکر اور دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت نہ ہو بلکہ دعا کرنے والا شخص اپنی جانب سے ادا کرے یا پھر وہ سلف سے منقول ہو تو بندے کے لیے یہ دعا اور ذکر پانچ شروط کے ساتھ جائز ہو گا:

1 ـ وہ بہتر اور اچھے الفاظ اختیار کرے، کیونکہ یہ بندے کا اپنے رب اور معبود کے ساتھ مناجات کا مقام ہے.

2 ـ وہ الفاظ عربی معانی کے موافق ہوں.

3 ـ وہ دعاء کسی بھی شرعی محذور و ممانعت سے خالی ہو، مثلا یہ کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے سے مدد طلب کرنے وغیرہ پر مشتمل نہ ہو.

4 ـ وہ مطلقا ذکر اور دعاء میں سے ہو اسے کسی وقت یا جگہ یا حالت کے ساتھ مقید نہ کیا جائے.

5 ـ وہ اسے سنت اور طریقہ نہ بنا لے کہ اس کی مواظبت اور التزام کرے اور تسلسل کے ساتھ ادائیکی کرنا شروع کر دے. اھـ

ماخوذ از کتاب: تصحیح الدعاء للشیخ بکر ابو زید (42) کچھ تصرف کے ساتھ.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر سوال میں مذکور الفاظ تو شرعی ہیں اور کتاب و سنت میں وارد ہیں، لیکن انہیں اس تعداد میں محدود کرنا بدعت ہے جس کا التزام کرنا صحیح نہیں، بلکہ انسان دعاء کے دوران ان صفات کا واسطہ دے کر اپنے رب سے مناجات کرے اور اس کے علاوہ باقی سب اسماء اللہ کے ساتھ دعا مانگے، کسی اسم کے معین عدد اور جگہ کی اپنی جانب سے تحدید مت کرے.

بلکہ جو شریعت میں مخصوص اور محدود وارد ہو اس پر ہم التزام کریں، اور جو وارد نہیں اسے ہم اپنی جانب سے مخصوص نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ مقام نبوت پر تعدی اور ظلم و زیادتی شمار ہو گی.

واللہ اعلم .